[1996] سپریم کورٹ رپوٹس7.S.C.R

ازعدالت عظمی

جوگینڈر ٹولی

بنام

ایس ایل بھاٹیہ اوردیگر

7اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

کرایہ اور انخلا:

مکان مالک کرایہ داری ختم کرنا – قبضہ کے لیے مقدمہ – مکان مالک نے استعمال اور قبضے کے لیے ہرجانے کی وصولی کے لیے دعویٰ میں ترمیم کرنے کے لیے بعد میں درخواست دائر کی – مقدمہ ٹرائل کورٹ کے مالی دائرہ اختیار سے باہر ہونے کی وجہ سے، اس نے دعویٰ کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کر دیا – عدالت عالیہ نے ضلعی عدالت کو ہدایت کی کہ وہ اس معاملے کو اٹھائے اور اس مرحلے سے مقدمے کے ساتھ آگے بڑھے جس مرحلے پر اسے واپس کیا گیا تھا – کرایہ دار کی جوابی دعوے کے لیے درخواست – جوابی دعوے پر عدالت کی فیس ادا نہیں کی گئی – منعقد کی جاتی ہے، عام طور پر جب مدعی کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کیا جاتا ہے تو اسے شروع سے ہی شروع کرنا پڑتا ہے، لیکن اس معاملے میں چونکہ ثبوت پہلے ہی پیش کیے جا چکے ہوتے ہیں، عدالت عالیہ اس مرحلے سے آگے بڑھنے کی ہدایت کرنے میں درست تھی جس مرحلے پر مقدمہ منتقل کیا گیا تھا – کرایہ دار نے عدالت فیس ادا نہیں کی ہے۔

مجموع ضابطہ دیوانی، :1908

حکم IV، قاعدہ 1 – مقدمہ – شکایت پیش کرنا، اور مقدمے کا آغاز زیر بحث

عدالت کی فیس:

کاؤنٹر پر عدالتی فیس – دعوی – مقررہ مدت کے اندر ادا کی جائے گی

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر13235 کا 1996

1995 کے سی آر نمبر 723 میں سی ایم نمبر 3825 / 95 میں دہلی ہائی کے مورخہ آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے کے موہن، میسر کی امرجیت کور، سمیٹ موہن اور میسر کی گیتانجلی موہن

مدعا علیہان کے لیے مکل روہتاگی اور ارون کے سنگھا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 8 جنوری 1996 کو سی آر نمبر میں سی ایم نمبر 3825 / 95 میں دیا گیا تھا۔

اس میں تسلیم شدہ موقف کہ اپیل کنندہ نے 21 دسمبر 1990 کے لیز کے مطابق 6000 روپے کے ماہانہ کرایہ پر تباہ شدہ جائیداد کا لطف اٹھایا تھا۔ مدعا علیہ نے 15 مارچ 1993 کو کرایہ داری ختم کر دی تھی اور قبضہ کے لیے مقدمہ نمبر 133 / 1993 دائر کیا تھا۔ اس نے سالانہ کرایہ پر اس دعویٰ کی قیمت 72000 روپے بتائی۔ مدعا علیہ نمبر 1 نے استعمال اور قبضے کے نقصانات کی وصولی کے لیے شکایت میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کی۔ اس بنیاد پر ٹرائل کورٹ کا مالی دائرہ اختیار اس کے دائرہ اختیار سے باہر تھا اور اسی کے مطابق شکایت کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کر دیا گیا۔ نظر ثانی پر، عدالت عالیہ نے اسے ضلعی عدالت کو اس ہدایت کے ساتھ واپس کرنے کی ہدایت کی کہ یہ معاملہ ضلعی عدالت ذریعے اٹھایا جائے اور اس مرحلے سے آگے بڑھایا جائے جس پر اسے واپس کیا گیا تھا۔

پہلی مثال میں، یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کے پاس عمارت پر ہونے والی بہتری کے لیے جوابی دعوی بھی ہے اور اس لیے، اپیل کنندہ کو اس سلسلے میں ثبوت پیش کرنے کا موقع دیے بغیر ضلعی عدالت اس جانب سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ وضاحت اور جائزے کے لیے دائر کی جانے والی درخواست کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے وکیل، شری موہن نے دلیل دی کہ تحریری بیان میں، اپیل کنندہ نے عدالت علاقائی دائرہ اختیار اور اس کی طرف سے تشخیص کا مسئلہ بھی قابل ہے۔ انہوں نے تحریری بیان میں یہ بھی کہا کہ وہ اس کے تحت ہونے والی بہتری کے لیے جوابی دعوی کے حقدار ہیں۔ جب ہم نے فاضل وکیل کو 16 ستمبر 1996 کے اپنے حکم کے ذریعے ٹرائل عدالت کے ذریعے وضع قابل معاملے کو پیش کرنے کی ہدایت کی، تو شری موہن نے اب منصفانہ طور پر کہا ہے کہ ٹرائل عدالت کے ذریعے جوابی دعوے کا کوئی مسئلہ تیار نہیں کیا گیا تھا۔ یہ بھی تسلیم شدہ موقف ہے کہ اس نے کاؤنٹر کلیم پر کوئی عدالت فیس ادا نہیں کی۔ انہوں نے کاؤنٹر کلیم پر عدالت فیس ادا کرنے کی

اجازت مانگی اور اس معاملے کو ترتیب دینے اور مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہدایت طلب کی۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہم وہ سمت نہیں دے سکتے۔ ایک بار جب اس نے مقررہ وقت کے اندر عدالت فیس ادا نہیں کی ہے، تو ضروری ہے کہ اسے حد سے روک دیا جائے۔ لہذا، وقت کے اس فاصلے پر، اسے اس سلسلے میں عدالت فیس ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ کی طرف سے ضلعی جج کو اس مرحلے سے آگے بڑھنے کی ہدایت کرنے والا اصل حکم جس پر مقدمہ ضلعی عدالت میں منتقل کیا گیا تھا، ان حالات میں درست معلوم ہوتا ہے۔ عام طور پر، جب شکایت کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے تو شاید اسے شروع سے ہی شروع کرنا پڑتا ہے لیکن اس معاملے میں، چونکہ فریقین پہلے ہی ثبوت پیش کر چکے تھے، اس لیے معاملے کی سماعت اسی کے مطابق کی گئی۔ عدالت عالیہ نے اس ریاست سے آگے بڑھنے کی ہدایت کی تھی جہاں مقدمہ منتقل کیا گیا تھا۔ ہمیں مداخلت کی جوازیت دینے والے عدالت عالیہ کے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document